

## 95028- بے پواہ اور بد دماغ خاوند کے منع کرنے کے باوجود یہی کا نفلی روزہ رکھنا

### سوال

میں ہر قسم کے وسائل مثلاً نماز، روزہ اور نوافل، اور رات کے آخری حصہ میں تجویز کی ادائیگی، اور ہر جمعرات اور سو موارکور روزہ وغیرہ کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں، لیکن مجھے یہ علم ہوا ہے کہ عورت رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، اور کئی ایک اسباب کی بنابر میں ایسا نہیں کرتی:

پلا سبب یہ ہے کہ: سوال نمبر (1859) کے جواب میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ سب میرے خاوند پر فٹ ہوتا ہے، اور پھر وہ میرے ساتھ مبشرت بھی نہیں کرتا چاہے میں نے روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو، وہ میرے بستر پر آنے سے ہی انکار کر دیتا ہے، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ جب میں نماز فرہر کے وقت اٹھتی ہوں تو اس کے آراج میں خلل پڑتا ہے، جس کی بنابر میں دوسرے کمرے میں سوتی ہوں، تاکہ فجر اور قیام اللیل کا اجر و ثواب ضائع نہ ہو۔

اور جب میں روزہ رکھنے کی اجازت مانگتی ہوں تو وہ مجھے اجازت دینے سے انکار کر دیتا ہے، جس کی بناء میں اس کے علم میں لانے کے لیے اسے کہتی ہوں کہ کل روزہ رکھو گی، اور اجازت نہیں لیتی، تو کیا میرے سارے روزے باطل میں، یہ علم میں رہے کہ میں دو برس سے اس حالت کا شکار ہوں؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

اصل تو یہی ہے کہ اگر خاوند گھر میں ہو تو یہی نفلی روزہ اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اسکا خاوند موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5159) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026)۔

یہ چیز تو یہی پر خاوند کے حق کی عظمت کی بنابر م مشروع کی گئی ہے، اور خاوند کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ یہی کو روزہ رکھنے کی اجازت دے دے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں یہی کے نیکی و اطاعت کے کام میں معاونت ہو گی، اور خاوند کو بھی اسکا اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور اگر خاوند کو دون کے وقت یہی کے پاس جانے کی حاجت نہ ہو تو اس حالت میں یہی کو روزہ نہ رکھنے دینا مکروہ ہے۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مجھے یہی کو نفلی روزے مثلاً شوال کے چھ روزے رکھنے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے؟

اور اگر میں منع کروں تو کیا مجھے اسکا گناہ ہو گا؟

شیخ کا جواب تھا:

"اگر خاوند گھر میں ہو تو یوی سے مباشرت کی ضرورت کے پیش نظر یوی کے لیے اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے؛ تو اگر یوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کے تو خاوند کو یوی سے ہم بستری کی ضرورت ہونے کی شکل میں یوی کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اور اگر خاوند کو یوی سے مباشرت کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو خاوند کے لیے یوی کو روزہ رکھنے سے منع کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر روزہ رکھنا یوی کے لیے نقصاندہ ہو، یا پھر بچے کی تربیت میں خلل پیدا کرے یا بچے کو دودھ پلانے میں نقصاندہ ہو تو پھر وہ منع کر سکتا ہے، چاہے وہ شوال کے روزے ہوں یا دوسرے نفلی روزے۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2/167).

اور اگر یوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کے تو اس کے فعل کی حرمت کے ساتھ روزہ صحیح ہو گا۔

الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے:

فقط اس پر متفق ہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی؛ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے"

اور اس لیے بھی کہ خاوند کا حق فرض ہے، تو کسی نفل کے لیے فرض ترک کرنا جائز نہیں۔

اور اگر عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کے تو جمیور علماء کے ہاں حرمت کے ساتھ اس کا روزہ صحیح ہو گا، اور احافت کے ہاں کراہیت تحریم ہے، لیکن شافعی حضرات نے حرمت کو خاص کیا ہے کہ تکرار ہو تو حرام ہے، لیکن جس میں تکرار نہ ہو مثلاً یوم عرفہ یا عاشوراء، یا شوال کے چھ روزے یہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھ سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو پھر نہیں۔

اور اگر خاوند غائب ہو تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں، اس کی دلیل حدیث کا مفہوم اور نبی کا ختم ہونا ہے "انہی"

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (28/99).

دوم:

اور اس صورت میں کہ خاوند نے یوی کو چھوڑ رکھا ہو، اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرتا ہو، اور یوی کو صرف یوی پر تسلط قائم رکھنے کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت نہ دے، تو پھر خاوند کو اجازت کا کوئی حق نہیں رہتا، بلکہ یوی خاوند کی اجازت کے بغیر ہی روزہ رکھ سکتی ہے، چاہے اجازت نہ بھی لے اور خاوند کی موافقت اور عدم موافقت دونوں برابر ہوں گی۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ "بلوغ المرام کی شرح" (مخطوطہ) میں کہتے ہیں:

"خاوند حاضر ہو تو یوی کے لیے اجازت کے بغیر روزہ رکھنا حلال نہیں، اس میں حکمت یہ ہے کہ ہو سکتا خاوند کو یوی سے مباشرت کی ضرورت ہو، اور یوی کا روزہ خراب کرنا پڑے، اور یہ اس کے حق کو پورا کرنا ہے۔"

اور کیا یہ اس کے ساتھ مقدم ہے کہ اگر جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے، تو کیا بیوی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟

بھی ہاں، کیونکہ عدل یہی ہے کہ جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کر رہا ہو، تو بیوی بھی اس کے حق ادا نہ کرے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تَوَجَّهُ كُلُّ بَنِيٍّ تَمَّ پُرْ نِيَادِيٍّ كَرُوْ جَهْنِيٍّ تَمَّ پُرْ هُوَيٍّ ہے﴾۔ البقرة (194)۔ انتہی

یہاں ہم سوال کرنے والی بھن کو ایک چیز پر منتبہ کرتے ہیں کہ: اگر اسکا خاوند نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے خاوند کے ساتھ باقی رہنا حلال نہیں؛ کیونکہ وہ نماز چھوڑنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (33007) اور (4131) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور اگر وہ کبیرہ گناہوں کا مرتب ہے، تو پھر آپ کے لیے اگر اسے وعظ و نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی، اور آپ صبر نہیں کر سکتیں افضل یہی ہے کہ آپ اس سے علیحدہ ہو جائیں۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (47335) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں شادی شدہ عورت کے لیے معصیت و نافرمانی کرنے والے کو وعظ و نصیحت کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

واللہ اعلم۔